Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۷/۶۲ | یکم محرم ۱۳۹۳ھ، ۶ تبلیغ ۱۳۵۲ھش، ۶ فروری ۱۹۷۳ء | نمبر ۲۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۵ تبلیغ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۵ تبلیغ ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :-

رات کو نیند نہیں آئی ۔ چکروں میں بھی اضافہ رہا ۔ اور سر درد کی تکلیف بھی رہی ۔ احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کے لئے التزام کے ساتھ اور خاص توجہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

میری ممانی جان اہلیہ صاحبہ مکرم مبارک احمد صاحب انصاری کا اپریشن ہوگیا ہے جو کامیاب رہا ۔ لیکن ابھی کمزوری بہت ہے ۔

احباب جماعت کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں ۔

(نصیر الحق دارالرحمت وسطی ربوہ)

میرے ماموں محترم سید عبدالرحمٰن صاحب کلیولینڈ (امریکہ) امسال جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے امریکہ سے ربوہ آئے ہوئے تھے ۔ اُن کا ارادہ تھا کہ جلسہ کے بعد حج بھی کریں گے ۔ مگر جلسہ کے دوران آپ اچانک فالج کے حملہ کی وجہ سے بیمار ہوگئے ۔ کسی قدر افاقہ کے بعد آپ امریکہ دوبارہ تشریف لے گئے ہیں ۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم ماموں صاحب کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آپ کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے ۔ آمین

(عبداللطیف خان اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن مجید میں وہ سچا فلسفہ بھرا ہوا ہے جو زمانہ حال کے فتنوں کا مقابلہ کرسکتا ہے

یہ پاک کلام ہر ایک قسم کی تاریکی کو اپنے نور کی قوت سے رفع دفع کر دیتا ہے!

"ہر ایک وقت میں جب کسی قسم کی ظلمت جوش میں آتی گئی تو اسی پاک کلام کا نور اُس ظلمت کا مقابلہ کرتا رہا ۔ کیونکہ وہ پاک کلام ایک ابدی معجزہ اور مختلف زمانوں کی مختلف تاریکی کے اُٹھانے کیلئے ایک کامل روشنی اپنے اندر لایا تھا لہٰذا وہ ہر ایک قسم کی تاریکی کو اپنے نور کی قوت سے رفع دفع کرتا رہا یہانتک کہ وہ زمانہ آگیا کہ جس میں ہم ہیں اور جیسا کہ قرآن کریم نے پیشگوئی کی تھی ، زمین نے ہمارے زمانہ میں وہ تمام تاریکیاں جو زمین کے اندر مخفی تھیں باہر رکھ دیں اور ایک سخت جوش ضلالت اور بے ایمانی اور بداستعمالی عقل کا برپا ہوگیا ۔ یہ وُہی طبائع زایغہ کا جوش ہے جس کو دوسرے لفظوں میں دجّال کے نام سے موسوم کیا گیا تھا اور خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں خبر دی تھی کہ وہ عالیشان اور کامل کلام اس طوفان پر بھی غالب آئے گا ۔ سو ضرور تھا کہ کلام الٰہی میں وہ سچا فلسفہ بھرا ہوا ہوتا جو حال کے دھوکہ دینے والے فلسفہ پر غالب آجاتا ۔ کیونکہ وہ ابدی اصلاحوں کیلئے آیا ہے وہ نہ تھکے گا اور نہ درماندہ ہوگا جبتک کہ ہر ایک سلیم فطرت میں اپنی سلطنت قائم نہ کرے اور فلسفہ کی زہر کھانے والے اس تریاق کے منتظر تھے سو خدائے تعالیٰ نے اُس کو ظاہر کردیا اور ناپاک معقولیت کا غلبہ توڑنے کے لئے اُس نے یہی چاہا کہ قرآنی معقولیت کا غلبہ ظاہر کرے اور مخالفوں کی باطل معقولیت کو پیس ڈالے ۔ مگر افسوس اُن لوگوں پر جو وقت کو شناخت نہیں کرتے ۔ اُنہیں اِس بات کا بھی خیال نہیں کہ مسلمانوں کی ذرّیت کو بیرونی حملوں اور فتنوں کی وجہ سے کیسی ہر روز ناقابل برداشت تکلیفیں پیش آرہی ہیں اور کس قدر اسلام کو فلسفیانہ وساوس سے صدمہ پہنچ گیا ہے یہاں تک کہ ایک بڑا حصّہ نو تعلیم یافتہ مسلمانوں کا ایسا اسلام سے دُور جا پڑا ہے کہ گویا اُس نے اسلام کو چھوڑ دیا ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۴۰، ۴۱)

جماعتِ احمدیہ کی مجلس مشاورت

۳۰، ۳۱ مارچ و یکم اپریل ۱۹۷۳ء / ۱۳۵۲ھش کو منعقد ہوگی ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال مجلس مشاورت انشاء اللہ ۳۰، ۳۱ مارچ و یکم اپریل ۱۹۷۳ء / ۱۳۵۲ھش بروز جمعہ ۔ ہفتہ ۔ اتوار منعقد ہوگی ۔

۱ ۔ جماعتیں حسب قاعدہ شوریٰ میں پیش کرنے کیلئے تجاویز ۲۰ فروری ۱۹۷۳ء تک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوا دیں ۔

۲ ۔ امراء اضلاع کی خدمت میں درخواست ہے کہ ۱۹۷۳ء / ۱۳۵۲ھش کی مجلس مشاورت کے لئے ان کی طرف سے جن جماعتوں کو نمائندگی کا حق دیا جا رہا ہو ۔ ان کی اطلاع ۲۸ فروری تک اور نمائندگان کی اطلاعات حسب قاعدہ ۱۰ مارچ تک بھجوا کر ممنون فرماویں ۔ وقت کی پابندی ضروری ہے

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

پبلشر :- مسعود احمد ، پرنٹر :- سید عبدالحی ، مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقام اشاعت :- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ، ربوہ ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ رماہ تبلیغ ۱۳۵۲ ہش

اِس زمانہ کا سب سے بڑا گناہ اور اس کا علاج

اللہ تعالیٰ اپنے مامور کو دُنیا میں اُس وقت مبعوث فرماتا ہے جب معاشرہ میں فساد و بگاڑ اِس حد تک بڑھ جاتا ہے کہ اس کی اصلاح عام واعظوں اور خود ساختہ مصلحین کے بس سے باہر ہو جاتی ہے۔ کیونکہ وہ خود کسی نہ کسی رنگ میں اور کسی نہ کسی حد تک اُس فساد و بگاڑ کا شکار ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا مامور ایک طبیبِ رُوحانی کی حیثیت سے پہلے مرض کی تشخیص کرتا ہے۔ اور مرض کی تعیین کرنے کے بعد لوگوں پہ واضح کرتا ہے کہ اِس کے علاج کا طریق کیا ہے۔ وہ عام واعظوں کی طرح صرف علاج بتانے پر ہی اکتفا نہیں کرتا بلکہ جو علاج کرنے پر آمادہ ہوں، وہ ان کو شفا سے ہمکنار کرنے میں ہمہ تن مصروف ہو جاتا ہے۔ جب وہ بتائید و توفیقِ الٰہی شفایاب ہو جاتے ہیں تو پھر وہ ان میں دوسروں کا علاج کرنے کی اہلیت بھی پیدا کر دکھاتا ہے۔ اِس طرح فساد و بگاڑ دُور ہونے کی راہ ہموار ہوتی چلی جاتی ہے۔

اِس آخری زمانہ میں جب سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام من جانب اللہ مبعوث ہوئے تو اُس وقت دنیا بھر میں مسلمان دینی اور دنیوی لحاظ سے انتہائی نکبت و ادبار کی حالت میں تھے۔ ہرچند کہ قرآن مجید کی لازوال و بے مثال شریعت جس کے ساتھ قیامت تک رونما ہونے والے بنی نوعِ انسان کی فلاح و نجاح وابستہ ہے موجود تھی۔ لیکن وہ نہ صرف یہ کہ اُس پر عمل نہیں کر رہے تھے بلکہ عمل پیرا ہونے کے لئے تیار بھی نہیں تھے۔ اُس کے ساتھ محبت و عقیدت کا دم تو بھرا جاتا تھا اور اُس کی تعظیم و تکریم کے بلند بانگ دعاوی بھی سُننے میں آتے تھے لیکن اُس پر عمل سرے سے مفقود تھا۔ دردمند دل اِس خرابی کو محسوس تو کر رہے تھے لیکن وہ اسے دُور کرنے کی صلاحیت سے عاری تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک ماہر رُوحانی طبیب کی حیثیت سے پہلے اِس امر کو واضح فرمایا کہ اِس خرابی کے پیدا ہونے کی وجہ کیا ہے۔ آخر کیوں قرآن مجید کی لازوال و بے مثال شریعت سے اِس قدر بے اعتنائی برتی جا رہی ہے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق اور فکرِ معاد کی اہمیت و افادیت سے آنکھیں کیوں مُوند لی گئی ہیں اور اِس بارہ میں ہر قسم کی نصیحتیں اور تلقینیں کیوں بے اثر ثابت ہو رہی ہیں؟ خرابی کی اصل جڑ کی نشاندہی کرنے کے بعد آپ نے اِس کا نہ صرف علاج تجویز کیا بلکہ علاج کے خواہاں افراد کی باقاعدہ ایک جماعت بنا کر اپنی خداداد قوتِ قدسیہ کی مدد سے انہیں شفایاب کر دکھایا اور پھر ان میں یہ تڑپ اور لگن بھی پیدا کر دکھائی کہ جس علاج سے انہیں شفا نصیب ہوئی ہے دوسروں کو بھی اس علاج سے مستفیض ہونے پر آمادہ کریں۔

چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مرض کے اصل اور بنیادی سبب کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا:۔

"سب سے بڑا گناہ جو اِس وقت مسلمانوں کے درمیان پھیلا ہُوا ہے وہ دنیا کی محبت ہے۔ سوتے جاگتے، اُٹھتے بیٹھتے ہر وقت لوگوں کو دُنیا کا غم لگا ہوا ہے۔ اگر اِس قدر غم کسی کو دین کے واسطے ہوتا تو بیڑا پار ہو جاتا۔ ملازم لوگ اپنی نوکری میں چست رہتے ہیں لیکن نماز کا وقت آتا ہے تو فکر میں پڑ جاتے ہیں۔" (الحکم ۳۱ رمارچ ۱۹۰۳ء)

یہ بتانے کے بعد کہ تمام خرابی کی اصل جڑ دُنیا کی محبت ہے۔ آپ نے اپنے متبعین کو دُنیا سے دل نہ لگانے کی نہایت ہی پُرزور و پُر اثر انداز میں تلقین فرمائی اور یہ امر ان کے ذہن نشین کرایا کہ اگر وہ دُنیا کو چھوڑ کر صدقِ دل سے خدا کی طرف آ جائیں گے تو وہ گھاٹے میں نہیں رہیں گے۔ خدا کی خاطر موت قبول کرنے کے نتیجہ میں انہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک نئی زندگی ملے گی اور اِس حیاتِ طیبہ سے ہمکنار ہونے پر اُنہیں دین اور دنیا دونوں کی نعمتوں سے سرفراز کیا جائے گا۔ حضور نے واضح فرمایا جو دین کو چھوڑ کر دُنیا کی طرف بھاگے گا، وہ دُنیا کمانے کے باوجود نامراد ہی رہے گا اور حسرت و یاس کے سوا اسے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ برخلاف اسکے جو دنیا سے منہ موڑ کر دین کا ہی ہو رہے گا یعنی دین کو دنیا پر مقدم کرے گا، دنیا اسکے قدموں میں لا ڈالی جائے گی۔ چنانچہ اِس حقیقت کو ذہن نشین کراتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

"جو شخص دنیا کو ردّ نہیں کر سکتا وہ ہمارے سلسلہ کی طرف نہیں آ سکتا۔ دیکھو حضرت ابوبکر رضی نے سب سے اوّل دنیا کو ردّ کیا اور آپ کی آخری پوشاک یہی تھی کہ کمبل پہن کر آ حاضر ہوئے، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب سے اوّل تخت پہ جگہ دی۔ وجہ اِس کی یہی تھی کہ آپ نے سب سے اوّل فقر اختیار کیا تھا۔ خدا تعالیٰ کی ذات پاک ہے کسی کا قرضہ اپنے ذمہ نہیں رکھتی۔ اوائل میں نقصان ضرور ہوتے ہیں، دوستوں یاروں کے تعلقات قطع کرنے پڑتے ہیں لیکن ان سب کا بدلہ آخر کار خدا دیتا ہے۔ ایک چوہڑے چمار کی خاطر جب ایک کام کیا جاوے تو وہ اپنے ذمہ نہیں رکھتا تو پھر خدا کس لئے اپنے ذمہ رکھے۔ وہ آخر کار سب کچھ دے دیتا ہے۔

بارہا ہم نے سمجھایا ہے کہ جس شخص کو اور اغراض سوائے دین کے ہیں وہ ہمارے سلسلہ میں داخل نہیں ہو سکتا۔ دو کشتیوں میں پاؤں رکھ کر پار اترنا مشکل ہے۔ اس لئے جو ہمارے پاس آوے گا وہ مر کر آوے گا۔ لیکن خدا اس کی قدر کرے گا اور وہ نہ مرے گا جب تک کہ دُنیا میں کامیابی نہ دیکھ لے۔ جو کچھ برباد کر کے آوے گا خدا اسے سب کچھ پھر دیگا۔ لیکن ایک دنیادار قدم نہیں اٹھا سکتا۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان خود ہی غداری کرتا ہے کہ نام تو خدا کی طرف آنے کا کرتا ہے اور اس کی نظر اہلِ دُنیا کی طرف ہوتی ہے۔" (البدر ۸ر نومبر ۱۹۰۳ء)

کہنے والے کہہ سکتے ہیں کہ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے مسلمانوں میں پائے جانے والے دوسرے واعظ بھی یہی کہتے ہیں۔ ٹھیک ہے یہ نئی بات نہیں ہے بلکہ یہ وہی بات ہے جو آج سے چودہ سو سال پہلے قرآن نے پیش کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی۔ آپ کیوں کوئی نئی بات بیان کرتے جبکہ آپ دین کے احیاء اور شریعت کے قیام کی غرض سے ہی مبعوث ہوئے تھے۔ ہاں فرق یہ ہے کہ آپ نے جو کہا اپنے آقا و متاع رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پہ چلتے ہوئے اپنی خداداد قوتِ قدسیہ کی مدد سے اپنے متبعین کو اُس پر عمل پیرا کر دکھایا۔ ایک طرف صرف کہنے اور دوسری طرف کرنے اور دُوسروں کو عمل پیرا کر دکھانے میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اور یہی ایک مامور من اللہ کا مابہ الامتیاز ہوتا ہے۔

متوازن زندگی کا راز

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں کو میانہ روی اختیار کرنے کی تعلیم دے کر متوازن زندگی گزارنے کی تلقین فرمائی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے صحابہ رضؓ کو متوازن زندگی گزارنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضورؐ نے متوازن زندگی کا راز بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ وَلَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا وَاسْتَعِينُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ۔ (بخاری کتاب الایمان)

دین آسان ہے لیکن جو دین پر قابو پانا اور اُس پر غالب آنا چاہتا ہے وہ اپنی کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکے گا لہذا میانہ روی اختیار کرو۔ سہولت کے قریب قریب رہو۔ لوگوں کو خوشخبری دو، صبح و شام اور رات کے کچھ حصہ میں (بذریعہ نوافل) اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس ارشاد کی رُو سے متوازن زندگی کا راز یہ ہے کہ انسان دین کے معاملہ میں نہ تو اپنے اوپر ایسی مشقت وارد کرے جو اُسکی طاقت اور استعداد سے بالا ہو اور نہ دین میں آسانیاں تلاش کرتا رہے بلکہ سہولت کے قریب قریب رہے۔ دُوسروں کو خوشخبری دیکر انکی ہمتیں بلند کرے نیز صرف فرض عبادتوں کو ہی کافی نہ سمجھے بلکہ صبح و شام اور رات کے کچھ حصہ میں نوافل ادا کرنے کی عادت ڈالے تاکہ اللہ تعالیٰ کی مدد اس کے شاملِ حال ہو سکے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہالینڈ مشن میں عید الاضحی کی تقریب سعید

ہالینڈ کے علاوہ متعدد ممالک کے مسلمانوں کی شرکت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا روح پرور پیغام

عید سے متعلق خبروں کی اشاعت۔ مہمانوں کی خدمت میں دعوت چائے و کھانا

مکرم مولوی عبد الحکیم صاحب اکمل انچارج ہالینڈ مشن

ہالینڈ مشن میں عید الاضحی کے انتظامات اور نماز کی ادائیگی

امسال بھی ہالینڈ مشن میں احباب جماعت نے اور مختلف ممالک کے مسلمان بھائیوں اور دوستوں نے عید الاضحی کی مبارک تقریب بفضلہ تعالیٰ پوری شان سے اور پُر وقار طور پر منائی اور اس عظیم الشان اور نہایت بابرکت موقع سے متمتع ہوئے۔

ذوالحجہ کا مبارک مہینہ شروع ہونے سے پیشتر ہی لوگوں کی طرف سے عید الاضحی کے بارہ میں استفسارات شروع ہو گئے۔ احباب کی طرف سے خطوط ٹیلیفون کے ذریعہ اور خود مسجد آکر نماز عید کے اوقات وغیرہ سے آگاہی حاصل کرنے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ یورپ میں چونکہ عید کا دن رخصت کا دن نہیں ہوتا اس لئے لوگوں کو اس دن خاص طور پر رخصت حاصل کرنا ہوتی ہے اور اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہفتہ عشرہ قبل از وقت درخواست دی جائے۔ چنانچہ ہم نے سعودی عرب مصر اور کویت کے سفارتخانوں سے رابطہ قائم کیا اور مکہ معظمہ میں عید الاضحی کے دن کا صحیح تعین کرنے کے لئے پوچھا گیا۔ ہمارے استفسار پر سفیر صاحب سعودی عرب اور سفیر صاحب متحدہ جمہوریہ مصر نے اپنی اپنی حکومتوں کو تار بھجوائے اور صحیح تاریخ معلوم کر کے بذریعہ فون اطلاع دی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

عید الاضحی کی معین تاریخ اور نماز کے وقت کا اعلان ایک ہفتہ قبل کر دیا گیا۔ اپنے ماہنامہ الاسلام میں بھی شائع کیا گیا اور ایک دعوت نامہ تیار کر کے اسلام میں دلچسپی رکھنے والے احباب کو بھی ارسال کیا گیا۔ علاوہ ازیں ہالینڈ کے پریس کو بھی خبر بھجوائی گئی۔ چنانچہ یہاں کے اکثر اخبارات میں شائع ہوئی۔

مشن میں عید کی تیاری شروع کر دی گئی۔ عمارت کے اندر اور باہر وقار عمل کر کے احباب جماعت نے صفائی کی مسجد اور ہال کمروں میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا گیا۔ عید سے ایک روز قبل احباب نے مسجد آکر جملہ انتظامات میں ہاتھ بٹایا تمام کمروں میں نماز کے لئے فرش بچھا دیا گیا مستورات نے مشن ہاؤس میں آکر باورچی خانہ کا انتظام سنبھالا — اور دعوت چائے اور دعوت طعام کیلئے ضروری تیاری کی اور دونوں پروگراموں کو نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا فجزاھن اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

یوگنڈا (مشرقی افریقہ) سے نکالے ہوئے ۲۵۰ خاندان ہالینڈ میں آباد ہوئے ہیں ان میں سے اکثریت مسلمانوں کی ہے خاکسار نے ان کے کارکنان سے تعلق قائم کر کے ان کو مسجد ہیگ میں نماز عید ادا کرنے کے لئے بلایا۔ نیز ان کو ہالینڈ میں خوش آمدید کہتے ہوئے نماز عید کے بعد دعوت چائے میں شرکت کی دعوت دی اور انہیں بتایا کہ وہ یہاں اپنے آپ کو بے یار و مددگار اور تنہا نہ سمجھیں بلکہ جو بھی اخلاقی اور دینی مدد درکار ہو اس کے لئے احمدیہ مسلم مشن کو یاد فرما دیں۔ یہ لوگ اگرچہ ہیگ شہر سے دور دراز علاقہ میں مقیم تھے۔ مگر پھر بھی بذریعہ بس مسجد ہیگ پہنچے اور نماز عید میں شمولیت پر مسرت کا اظہار کیا۔

مسجد کے تینوں ہال لوگوں سے بھر گئے ایک پورا ہال کمرہ مستورات سے پُر تھا ہالینڈ کے علاوہ دیگر .... ممالک کے مسلمان بھائی مسجد میں جمع تھے اور یہ اسلامی اخوت و برادری کا عظیم الشان نظارہ عجیب طرح سے دلوں پر اثر انداز ہو رہا تھا۔ ترکی۔ مصر۔ پاکستان مراقش لیبیا۔ شام۔ انڈونیشیا۔ سوری نام انڈیا۔ نائیجیریا اور یوگنڈا کے مسلمانوں نے شانہ بشانہ عید ادا کی اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کا ترانہ گایا۔ علاوہ ازیں کئی غیر مسلم ڈچ احباب بھی تشریف لائے اور اسلامی مساوات اور برادری کا منظر دیکھا۔

گزشتہ عید کی طرح اس موقع پر بھی ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے احباب جماعت کے نام ایک ایمان افروز اور روح پرور پیغام اور عید مبارک کا مژدہ موصول ہوا خاکسار نے ڈچ زبان میں خطبہ عید کا خلاصہ سنانے سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خط حاضرین کو پڑھ کر سنایا۔ اس سے جماعت کے دل خوشی اور مسرت سے بھر گئے اور اپنے آقا کی محبت اور شفقت کے دیکھتے ہوئے دل تشکر و امتنان سے لبریز ہو گئے اور حضور کی درازی عمر کے لئے تہ دل سے دعائیں نکلیں۔ حضور کی راہنمائی سے بھرپور کلمات نے اور حضور کی دعاؤں نے جملہ احباب کو گرما دیا۔ حضور انور کے پیغام کا متن درج ذیل ہے:۔

"پیارے بھائیو و بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عید الاضحی کے موقع پر میری طرف سے سب بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں

عید مبارک

اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو اپنی خاص الخاص رحمتوں اور برکتوں سے نوازتا رہے اپنے بے شمار افضال آپ پر نازل فرمائے اور اپنے اندر ایثار و قربانی کی صحیح روح پیدا کرتے ہوئے اسلام کی سربلندی اور غلبہ کے لئے ہمیشہ کوشاں رہنے کی توفیق بخشے

ہمیں اپنے اندر ابراہیمی روح پیدا کرنے اور اولاد کو اسماعیلی صفات میں رنگین کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خلیفۃ المسیح الثالث

۵۲/۲/۱۷ ہش

چونکہ اس دفعہ ایک بڑا گروہ یوگنڈا سے آنے والے مسلمانوں کا بھی تھا جو صرف انگریزی زبان سمجھ سکتے تھے اس لئے خطبہ عید انگریزی زبان میں بھی دینے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ ہماری خوش قسمتی سے ان دنوں محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بالقابہ ہیگ ہی میں تشریف فرما تھے۔ چنانچہ جماعت سے مشورہ کے بعد خاکسار نے ان کی خدمت میں خطبہ عید کے لئے درخواست کی جو آپ نے ازراہ شفقت منظور فرمائی۔

عید کی نماز خاکسار نے پڑھائی اور اس کے بعد محترم جناب چوہدری صاحب موصوف نے ایک ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا جو ہم سب کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہوا

محترم چوہدری صاحب موصوف نے سورۃ صافات کی آیات سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے پختہ تعلق تب ہی قائم ہو سکتا ہے جبکہ انسان اللہ تعالیٰ کی راہ میں بڑی سے بڑی قربانی سے لیکر چھوٹی سے چھوٹی قربانی کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہے آپ نے بتایا کہ بعض باتیں بادی النظر میں بہت چھوٹی ہوتی ہیں اور لوگ ان کی پرواہ نہیں کرتے اور انہیں معمولی سمجھ کر نظر انداز کر دیتے ہیں حالانکہ وہی چھوٹی چھوٹی باتیں نتائج کے لحاظ سے بڑی اہمیت کی حامل ہوتی ہیں۔ اسلئے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا پیار حاصل کرنے کے لئے ہر چھوٹی سے چھوٹی قربانی کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے کیونکہ اس سے آگے چل کر بڑی قربانی کرنے کی توفیق ملتی ہے آپ نے مزید فرمایا کہ جو لوگ چھوٹے چھوٹے امتحانوں میں کامیاب نہیں ہو سکتے وہ بڑے سے بڑے امتحانوں میں کامیاب ہونے کی کیسے امید کر سکتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی زبان حال سے ہمیں اس طرف توجہ دلاتی ہے کہ ہم اپنے آپ کو ابراہیمی اور اسماعیلی صفات کے رنگ میں رنگین کریں

خطبہ عید کے بعد خاکسار نے خلاصہ ڈچ زبان میں مفہوم بیان کیا۔

دعوت چائے

نماز عید سے فارغ ہونے کے بعد جملہ احباب نے روایتی طریق پر ایک دوسرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا ذکرِ خیر

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد

(۱)

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو دارالامتحان اور دارالعمل مقرر فرمایا ہے۔ انسان اس ساری کائنات میں اشرف المخلوقات ہے اسے اس زندگی میں مظہر صفات الٰہیہ بننے کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ لوگ اس جہان کی زندگی سے حقیقی کامیابی و کامرانی حاصل کرتے ہیں۔ اور ایک بڑی تعداد ایسے انسانوں کی ہوتی ہے جو اس زندگی کی قدر و قیمت کو نہیں سمجھتے اور اپنی عمروں کو رائیگاں ضائع کر کے اگلے جہان کے لئے ناکام سفر کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ جن خوش بخت لوگوں کو پاک زندگی اور نفع بخش زندگی بسر کرنے کی توفیق ملتی ہے وہ اس دنیا میں بھی کامیاب ہوتے ہیں اور اخروی زندگی کو بھی صحیح بنیادوں پر استوار کرنے والے ہوتے ہیں ان صلحاء اور ابرار لوگوں کی زندگی بھی قابل فخر ہوتی ہے اور ان کی موت بھی قابل رشک ہوتی ہے۔ کیونکہ موت درحقیقت مسلسل سفر کی مستقل ارتقائی منزل ہے نظروں سے اوجھل ہونے کے بعد انسانی ارواح دائمی طور پر اپنی اعلیٰ ترقی والی زندگی کے دور میں داخل ہو جاتی ہیں۔ جہاں پہ کامیاب انسانوں کے لئے تنزل کا کوئی خدشہ نہیں ہوتا بلکہ وہ ہر لحظہ ترقی و عروج کی منزلوں کو طے کرتے رہتے ہیں۔ یہی وہ اخروی فلاح ہے جو نیک لوگوں کا مطمح نظر ہے جس کے حصول کے لئے وہ اس عارضی زندگی میں ہمہ وقت کوشاں رہتے ہیں۔

(۲)

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحبؓ کی وفات خاندان کے افراد، ربوہ کے باشندوں اور تمام جماعت احمدیہ کے لئے ایک جماعتی صدمہ ہے بلکہ ان کے تمام واقف لوگ مسلم ہوں یا غیر مسلم ان کی خوبیوں کے باعث ان کی وفات سے رنجیدہ اور افسردہ ہیں۔ انہوں نے ۸۲ سال کی کامیاب زندگی متحدہ ہندوستان اور پاکستان کے شہریوں کے درمیان گزاری ان کا دائرہ تعلقات بہت وسیع تھا۔

جماعتی نقطہ نگاہ سے نہایت منکسر المزاج اور باغیرت احمدی تھے۔ جہاں تک ان کی ذات کا سوال تھا وہ انتہائی متواضع اور درگزر کرنے والے تھے اور جہاں تک اسلام و احمدیت کا معاملہ ہوتا تھا وہ نہایت باوقار اور غیور انسان تھے۔

ایسے انسان بہت کم ہوتے ہیں جنہیں قومی و خاندانی وجاہت کے علاوہ دنیوی اعزاز اور مالی شان بھی حاصل ہو۔ پھر بھی ان کی طبیعت فروتنی اور تواضع کا مجسمہ ہو۔ مگر حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کے بارے میں ادنیٰ و اعلیٰ کا یہی تاثر ہے کہ ان میں خاکساری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ ان کی مسجد میں باقاعدہ باالتزام حاضری اور نہایت خشوع و خضوع سے نمازیں ادا کرنا ہر انسان کو متاثر کرتا تھا۔ ان کا ہر شخص سے ملنے کا مخلصانہ اور محبانہ انداز بہتوں کو آج بھی یاد ہے اور ہمیشہ یاد رہے گا۔ یہ بالکل اتفاقی بات تھی کہ ان کی وفات کے روز میں جس نوجوان تانگہ بان کے تانگہ پر ان کی کوٹھی پر گیا وہ بھی بڑے درد سے کہہ رہا تھا کہ میں پہلے مددگار کارکن تھا پھر میں نے ملازمت چھوڑ کر تانگہ چلانا شروع کیا۔ جب کبھی مجھے حضرت میاں عزیز احمد صاحبؓ سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ انہوں نے ضرور میرا حال پوچھا اور دریافت فرمایا کہ کیا اتنی آمدنی ہو جاتی ہے جس سے گزارہ ہو جاتا ہے؟ یہ ایک عام اتفاقی مثال ہے ورنہ یہ حقیقت ہے کہ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کا اس پہلو سے ہر چھوٹے بڑے سے یہی سلوک تھا۔ وہ متواضع بھی تھے اور انسانوں کے پورے ہمدرد بھی تھے۔ اگر کسی شخص کی خود براہ راست امداد نہ کر سکیں تو اس کی امداد کے لئے ایسی جگہ ضرور سفارش کر دیتے تھے جہاں سے اس کی امداد ہو سکے۔

(۳)

سرکاری ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد جماعتی کام کے لئے وہ ہمہ تن وقف تھے اور یہ کہنا ہر قسم کے مبالغہ سے مبرا ہے کہ انہوں نے اپنی قابلیت اور اثر و رسوخ کو پورے طور پر سلسلہ کی خدمت اور مفاد میں صرف کیا بایں سالہ زندگی ایسے بے شمار واقعات سے بھرپور ہے جن میں حضرت مرزا عزیز احمد صاحب نے نہایت بے نفسی سے اپنی ساری استعداد کو سلسلہ کی عزت و عظمت کو قائم کرنے کے لئے خرچ کیا آنے والے مورخ اس پہلو کو ان کی تاریخ میں نمایاں طور پر ذکر کریں گے متواضع اور غیور ہونے کے علاوہ وہ ایک جری اور نڈر خادم سلسلہ تھے تقسیم پاک و ہند اور قادیان سے ہجرت کے خطرہ کے موقع پر وہ ایک عرصہ تک مقامی امیر تھے۔ ان دنوں کتنے ہی نازک مواقع پر حضرت مرزا عزیز احمد صاحب نے پورے وقار اور انتہائی اولوالعزمی سے جماعت کی عزت و احترام کو قائم کیا اور تمام احمدی مردوں اور عورتوں کے لئے اطمینان اور تسلی کا موجب بنے۔ جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء۔

قیام پاکستان کے بعد ہندوستان میں رہ جانے والے مقدس مقامات کی یاد میں ہزاروں مسلمان خون کے آنسو بہا رہے ہیں۔ قادیان جماعت احمدیہ کا مقدس مرکز ہے اس لئے جماعت احمدیہ کے افراد وہاں سے نکالے جانے پر اپنے دلوں میں کسک محسوس کرتے ہیں اور اپنے اپنے لگاؤ کے مطابق اس درد سے متاثر ہوتے رہتے ہیں۔ حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ ان دردمند مقدسوں میں سے تھے جو اس درد کی شدید ٹیس محسوس کرتے اور بے اختیار اس کے اظہار پر مجبور ہو جاتے تھے یہ احساس سالانہ جلسہ کے ایام میں بالخصوص اس وقت جب کوئی وفد چند دنوں کے لئے قادیان جایا کرتا تھا بہت شدت اختیار کر جاتا ہے۔ حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ اس بارے میں بہت بے چین اور مضطرب دل رکھتے تھے وہ قادیان کی یاد میں انتہائی تعلق محسوس کرتے اور نہایت بے تابی سے قادیان کی واپسی کے لئے دست بدعا ہو جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اس بارے میں بھی ان کی دعاؤں کو جلد قبول فرمائے اور ان کی روح کو پوری طمانیت اور آسودگی عطا فرمائے آمین

(۴)

حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ نظام سلسلہ کے لئے بے حد غیرت رکھتے تھے خلافت ثانیہ کے مبارک عہد میں ذاتی طور پر بھی اور اپنے عہدہ کے لحاظ سے بھی خلیفۂ وقت کا ایک بازو تھے۔ چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت آپ ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ تھے اس لئے قانون کے مطابق نئے خلیفہ کا انتخاب آپ کی صدارت میں ہونا ضروری تھا۔ اس نازک وقت میں آپ نے جس غیر معمولی فراست، وقار اور عالی ہمتی کا ثبوت دیا وہ ایک تاریخی واقعہ ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا انتخاب آپ کی صدارت میں نہایت امن و سکون اور اتفاق و اتحاد سے بھرپور فضا میں ہو گیا فالحمد للہ رب العالمین۔

حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ اپنے بچوں کی تربیت کا بھی بہت خیال رکھتے تھے مگر آپ کی طبیعت بہت نرم تھی البتہ دعاؤں پر خاص زور دیتے تھے۔ یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں صالح اولاد عطا فرمائی ہے ان کے دونوں بیٹے اپنے بزرگ باپ کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں۔ دین کی خدمت کو بڑی سعادت سمجھنے والے اور اپنے والد بزرگوار کی طرح متواضع اور ہمدردی کے جذبہ سے سرشار ہیں۔ بلاشبہ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کی وفات سے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت میں بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا جسے اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل سے پُر فرمائے گا۔ تاہم پوری توقع ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے دونوں فرزندوں کو بھی بہترین خدمات کی توفیق بخشے گا۔ اللّٰھم آمین۔

بالآخر حضرت میاں عزیز احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی بلندی درجات اور جملہ پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی مخلصانہ دعاؤں پر اس مقالہ کو ختم کرتا ہوں۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

شہری مجالس کے قائدین خدام الاحمدیہ

مجلس شوریٰ کے خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۱۹۷۲ء کے فیصلہ کے مطابق تمام شہری مجالس کے قائدین اس بات کے پابند ہیں کہ ماہوار کتب کے مطالعہ کے لئے خدام کو کتب مہیا کریں ماہ فروری کے لئے کتاب کشتی نوح مقرر کی ہوئی ہے جن خدام کے پاس یہ کتاب موجود نہیں انہیں فوری طور پر کتب مہیا کریں یہ کتاب مجلس مرکزیہ سے ۷۵ پیسے میں مل سکتی ہے اپنی تعداد سے جلد اطلاع دیں۔ کتب بذریعہ وی پی ارسال کی جائیں گی

(مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

سو فیصد ادائیگی کرنے والے مخلصین

خوش قسمت ہیں وہ مخلصین جماعت جنہوں نے اپنے محبوب الاطاعت امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس الٰہی تحریک میں جو جماعت احمدیہ میں اس وقت تک کی سب سے بڑی ہنگامی تحریک ہے نہ صرف وعدہ کیا بلکہ وعدہ کی سو فی صد ادائیگی بھی کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ان بھائیوں اور بہنوں کے اموال میں برکت دے۔ اور اپنی رضا سے مشرف فرمائے۔ دعا کی غرض سے اور ریکارڈ کی خاطر فہرست شائع کی جا رہی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

صف سوم

۷۰۶	ماسٹر غلام احمد صاحب بدوملہی ضلع سیالکوٹ		۵۰۰ روپے
۷۰۷	اے ڈی حیدر صاحب حلقہ گوالمنڈی راولپنڈی		۵۰۰ "
۷۰۸	عبدالسلام خان صاحب سپرنٹنڈنٹ محکمہ بجلی پشاور		۵۰۰ "
۷۰۵	ڈاکٹر وسیم الدین صاحب اشرف ساہیوال		۵۰۰ "
۷۰۹	عشرت بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری ظفر احمد صاحب ساہیوال		۵۰۰ "
۷۱۰	عشرت بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری ظفر احمد صاحب ساہیوال		۵۰۰ "
۷۱۱	چوہدری محمد طفیل صاحب کاہلوں	سیالکوٹ شہر	۵۰۰ "
۷۱۲	خواجہ عبدالحکیم صاحب ڈار	"	۵۰۰ "
۷۱۳	سید عبدالشکور صاحب	"	۵۰۰ "
۷۱۴	حکیم سید پیر احمد صاحب	"	۵۰۰ "
۷۱۵	چوہدری حفیظ احمد صاحب ایڈووکیٹ	"	۵۰۰ "
۷۱۶	اہلیہ صاحبہ چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ مرحوم	"	۵۰۰ "
۷۱۷	محمد لطیف خان صاحب چاول والے	"	۵۰۰ "
۷۱۸	خواجہ اللہ دتہ صاحب	"	۵۰۰ "
۷۱۹	بیگم صاحبہ خواجہ اللہ دتہ صاحب	"	۵۰۰ "
۷۲۰	مکرم مرزا سعید احمد صاحب	گوجرانوالہ	۵۰۰ "
۷۲۱	میاں عبدالغنی صاحب دردلشیک	گوجرانوالہ	۶۰۰ "
۷۲۲	صوفی محمد اسماعیل ٹھیکیدار محمد عبداللہ صاحب مجاہد والد مرحوم سیالکوٹ		۶۰۰ "
۷۲۳	چوہدری بشیر محمد صاحب دارالنصر غربی ربوہ		۵۰۰ "
۷۲۴	چوہدری مسعود احمد صاحب خالد نور نگر فارم	تھرپارکر	۵۰۰ "
۷۲۵	محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ	"	۵۰۰ "
۷۲۶	میاں جان محمد صاحب مع خاندان چک ۹۸ ج ب شمیر روڈ لائلپور		۵۰۰ "
۷۲۷	حمید الدین احمد صاحب ڈرگ کالونی	کراچی	۵۰۰ "
۷۲۸	چوہدری غلام رسول صاحب بشیر آباد فارم ضلع تھرپارکر۔ (سندھ)		۵۰۰ "
۷۲۹	عبدالشکور صاحب جاوید دارالرحمت شرقی۔ ربوہ		۵۰۰ "
۷۳۰	چوہدری محمد شریف صاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ		۵۰۰ "
۷۳۱	جماعت احمدیہ چکوال۔ ضلع جہلم		۵۰۰ "
۷۳۲	شاہ محمد صاحب کلکتہ چھانگا مانگا جماعت احمدیہ پتوکی ضلع لاہور		۵۰۰ "
۷۳۳	مرزا البشارت محمود صاحب اسلامیہ پارک لاہور		۵۰۰ "
۷۳۴	چوہدری عبدالباسط خان صاحب آف ماڈل ٹاؤن لاہور		۵۰۰ "
۷۳۵	چوہدری غلام رسول صاحب صدر حلقہ گنج مغلپورہ۔ لاہور		۵۰۰ "
۷۳۶	شیخ سعید اللہ صاحب جناح کالونی۔ لائلپور		۵۰۰ "
۷۳۷	عبدالقادر صاحب۔ دھرم پورہ۔ لاہور		۵۰۰ "
۷۳۸	محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری نقی الدین صاحب مرحوم۔ حلقہ چھاؤنی لاہور		۵۰۰ "
۷۳۹	عبدالمنان صاحب طاہر ڈپٹی ڈائریکٹر محکمہ جنگلات آزاد کشمیر		۵۰۰ "

(باقی)

کشتی نوح

ماہ فروری ۷۳ء کے مطالعہ کے لئے "کشتی نوح" مقرر کی گئی ہے۔ تمام قائدین مقامی و قائدین اضلاع بار بار خدام کو تحریک کریں اور جائزہ لیں کہ ان کی مجلس کا ایک خادم بھی اس کے مطالعہ سے رہ نہ جائے۔ مہینہ کے آخر میں خدام کا زبانی یا تحریری امتحان لے کر نتیجہ سے مرکز کو اطلاع دیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان دار القضاء

مکرم وسیم احمد صاحب سکنہ ادرحمان تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا نے درخواست دی ہے کہ میرے والد صاحب مکرم محمد حیات وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم کے نام قطعہ ۲۸/۲۴ واقع محلہ دارالرحمت شرقی بر قبہ ۱/۲ کنال الاٹ ہے۔

میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان ہیں جنہیں پلاٹ مذکورہ بالا میرے اور میجر دلدار احمد صاحب ولد محمد حیات صاحب سکنہ ادرحمان کے نام منتقل ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

ا۔ سعیدہ بیگم صاحبہ بیوہ (۲) امتہ القیوم صاحبہ (۳) بشریٰ بیگم صاحبہ (۴) مبارکہ بیگم صاحبہ دختران۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم مرزا محمد یعقوب صاحب دنیاپور ۲۰ دسمبر ۱۹۷۲ء کو بوقت ۱۰ بجے شب وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جنازہ ربوہ میں لے جایا گیا نماز جنازہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق جناب مولوی عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحوم بھوانی پور ریاست کپورتھلہ میں پیدا ہوئے اور ۱۹۰۵ء میں مع خاندان احمدیت میں شمولیت اختیار کی۔ مرحوم پرہیزگار، تہجد گزار اور دعا گو بزرگ تھے۔ جماعت احمدیہ دنیاپور کے صدر اور مجلس انصار اللہ کے زعیم بھی رہے ہیں۔ ۱۰۵ سال عمر پائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔ (مرزا محمد اشرف سیکرٹری مال جماعت احمدیہ دنیاپور۔ ضلع ملتان)

بقیہ صفحہ ۳

کو عید مبارک پیش کی اور مصافحہ و معانقہ کر کے اپنی خوشی و مسرت کا اظہار کیا نیز جملہ احباب نے ہماری دعوت چائے میں شرکت کی۔

عید کے مواقع تبلیغی لحاظ سے بھی بہت مفید ثابت ہوتے ہیں۔ چنانچہ اخبارات میں تشہیر ہونے کے علاوہ غیر مسلم احباب تشریف لاتے ہیں اور جماعت اور مشن سے تعارف حاصل کرتے ہیں۔ لٹریچر خرید کر اسلام پر اپنے علم میں زیادتی کرتے ہیں۔ حاضرین میں اس موقع پر دیگر حضرات کے علاوہ ہمارے دوست Dr. R. BOEKE جو ورلڈ کانگریس آف فیتھس کے صدر ہیں اپنی اہلیہ صاحبہ کے ہمراہ تشریف لائے ہوئے تھے۔ اسی طرح مراکش کے مسلمانوں کے امام اپنے چند ساتھیوں سمیت موجود تھے آپ کے ساتھ ٹی۔ وی کے نمائندگان نے ٹیلیویژن کے لئے ہماری دعوت چائے کی ایک فلم بھی تیار کی عید کی خبر اخبارات میں موٹی سرخی کے ساتھ شائع ہوئی۔

دوپہر کے وقت دوستوں کی خدمت میں پاکستانی کھانا پیش کیا گیا۔ جس میں ۵۵ احباب نے شرکت کی۔

احباب جماعت ہالینڈ مشن کو اپنی دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں یہاں بیش از بیش ترقیات عطا فرمائے۔ اور ہماری حقیر مساعی میں برکت بخشے اور سعید روحوں کو جلد از جلد حلقہ بگوش اسلام ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔ (مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی رحلت پر

وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی قرارداد تعزیت

وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ اپنے اس خصوصی اجلاس کے ذریعہ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو کہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند اور حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سب سے بڑے پوتے تھے) کی وفات حسرت آیات پر اپنے گہرے رنج و الم کا اظہار کرتی ہے

انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نہ صرف ایک عظیم انسان تھے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کا ایک عظیم نشان بھی تھے۔ آپ کو نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیت کا شرف حاصل تھا بلکہ آپ کی بیعت کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کی طرف سے پہلے ہی خوشخبری دی جا چکی تھی۔

علاوہ ازیں آپ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے اور گورنمنٹ کے اعلیٰ اور معزز عہدہ پر فائز رہنے کے باوجود نہایت درجہ شریف الطبع منکسر المزاج اور اوصافِ کریمانہ کے حامل وجود تھے۔ نہ صرف آپ کے ساتھ کام کرنے والے بلکہ آپ سے ملنے جلنے والے۔ چھوٹے بڑے اور امیر و غریب سب ہی آپ کو اپنا ہمدرد اور مونس و غمخوار پاتے تھے۔ اور یہ خوبی آپ میں اس قدر نمایاں تھی کہ بلا لحاظ مذہب و ملت ہندو اور سکھ بھی اس سے بہرہ ور ہوتے تھے یہاں تک کہ آپ کے زمانہ ملازمت کے وقت کے بعض ہندو اور سکھ دوستوں کی طرف سے اب تک مشرقی پنجاب سے آپ کے نام جذباتِ محبت سے لبریز خطوط موصول ہوتے رہے ہیں جن کا آپ اکثر ذکر فرمایا کرتے تھے۔ اور اس کے ساتھ آپ قادیان دارالامان کی واپسی کے بارہ میں اپنی شدید خواہش کا اظہار بھی فرمایا کرتے تھے۔ آپ نے اپنی اولاد کی اس رنگ میں تربیت فرمائی کہ آپ کے ہر دو فرزندان نے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنی زندگیاں خدمت اسلام کے لئے وقف کر دیں۔ یہ بھی عظیم سعادت ہے جو آپ کو حاصل ہوئی۔

ہم ممبرانِ مجلس وقف جدید انجمن احمدیہ اور جملہ کارکنان وقفِ جدید دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ صاحب مرحوم و مغفور کو اپنے جوارِ رحمت اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ اور بے حد و حد عنایات سے نوازے۔ آمین۔

نیز ہم آپ کے لواحقین بالخصوص سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا۔ آپ کی اہلیہ محترمہ صاحبزادگان۔ صاحبزادیوں آپ کے برادر اصغر محترم صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ کے جملہ افراد سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ ان سب کو اپنی خاص حفظ و امان میں رکھے۔ محترم صاحبزادہ صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد کو اور تمام جماعت احمدیہ کو اُن کے اوصاف کریمانہ کے تتبع کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اللھم آمین۔

ہم ہیں جملہ ممبران و کارکنانِ وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ۔)

جماعت احمدیہ انگلستان کی قرارداد تعزیت

احباب جماعت احمدیہ برطانیہ کے لئے یہ خبر انتہائی افسوس اور دلی رنج و الم کا موجب ہوئی ہے کہ مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۷۳ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مختصر سی علالت کے بعد رحلت فرما گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

محترم صاحبزادہ صاحب مرحوم و مغفور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوتے اور ایک عظیم صحابی ہونے کے علاوہ سلسلہ کے نہایت مخلص اور دیرینہ خادم تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ کو ساری زندگی ہی نمایاں خدمات بجا لانے کی توفیق ملی ہے آپ ایک لمبا عرصہ تک ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کے طور پر خدمات سرانجام دیتے رہے اس سے پہلے آپ کو ناظر امور عامہ کے طور پر بھی کئی سال کام کرنے کا موقع ملا۔ آپ ہمیشہ استحکام خلافت اور جماعتی نظام کی مضبوطی کے لئے سرگرم عمل رہے دیگر امور کے علاوہ آپ کو یہ خصوصی امتیاز اور شرف حاصل ہوا کہ آپ نے ناظر اعلیٰ ہونے کی حیثیت میں خلافت ثالثہ کے تاریخی جلسہ انتخاب کی صدارت فرمائی اور اس نہایت اہم ذمہ داری کو بہت خوش اسلوبی سے ادا فرمایا۔

ہم اس عظیم جماعتی صدمہ کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں دلی جذبات تعزیت پیش کرتے ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ محترم حضرت مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے جوار رحمت میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

(ممبران جماعت احمدیہ انگلستان)

محترم ماسٹر نور الٰہی صاحب سابق ڈرائنگ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

محترم ماسٹر نور الٰہی صاحب (ولد میاں احمد دین صاحب بھیروی) سابق ڈرائنگ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان/ربوہ ۱۳؍جنوری ۱۹۷۳ء کو بعمر قریباً اسی سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ ۱۳؍مارچ ۱۸۹۳ء کو پیدا ہوئے۔ ۱۹۰۶ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں بغرض تعلیم داخل ہوئے۔ ۱۹۱۲ء میں ڈرائنگ ماسٹر کا کورس مکمل کیا اور ۱۹۱۳ء سے ۱۹۵۶ء تک تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان/ربوہ میں بطور مدرس خدمات بجا لاتے رہے آپ کا خاندان ۱۸۹۲ء میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا شرف حاصل کر چکا تھا۔ اور آپ کو خود بھی صحابہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں شمولیت کا فخر حاصل تھا پنشن کے بعد اپنے بیٹے محترم چوہدری محمد احسان الٰہی صاحب جنجوعہ ایڈووکیٹ چنیوٹ کے پاس مقیم تھے۔ آپ کئی ماہ سے بیمار چلے آ رہے تھے لیکن دسمبر کے شروع میں طبیعت زیادہ خراب ہو گئی اور بالآخر خدا کی تقدیر پوری ہوئی۔

موصی ہونے کی وجہ سے جنازہ ربوہ لایا گیا۔ جہاں محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد قطعہ صحابہ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ نے تین لڑکے اور دو لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

لاہور میں جلسہ یوم مصلح موعود

مسجد احمدیہ دار الذکر لاہور میں ۱۸؍فروری کو دس بجے سے ایک بجے بعد دوپہر تک پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق جلسہ منعقد ہو گا۔ انشاء اللہ۔

احباب جماعت احمدیہ لاہور جلسہ میں بروقت اور بکثرت شمولیت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

عبد اللطیف سنکوہی
سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ولادت

اللہ تعالیٰ نے میرے بھائی مکرم احسان احمد صاحب باجوہ دار العلوم غربی ربوہ کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو بابرکت عمر والا خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(اکرام اللہ باجوہ کارکن دفتر مینیجر الفضل ربوہ)